شخصیت

مولانا محمد نصراللہ خاں خازن

(زندگی پر ایک سرسری نظر)

جناب نور الٰہی صاحب ایڈووکیٹ۔ گجرات

مولانا محمد نصراللہ خاں خازن مرحوم سابق مہتمم جامعہ عربیہ احیاء العلوم کٹھالہ ضلع گجرات کی عمر ۶۰ سال کے قریب تھی۔ ان کا آبائی وطن موضع سیکریالی ضلع گجرات تھا۔ جہاں انہوں نے عربی اور فارسی کی تعلیم اپنے والدِ محترم مولانا رحمت علی خاں ساقی سے حاصل کی اور انگریزی کی تحصیل کے لیے گجرات شہر کا رخ کیا۔ اور بعد ازاں نقلِ مکانی کر کے گجرات شہر میں مستقل سکونت اختیار کی۔ فکرِ معاش کے سلسلے میں موصوف کراچی گئے اور وہیں ۱۹۵۱ء میں جماعتِ اسلامی پاکستان کے رکن بنے۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۸ء تک مرکزی مکتبۂ جماعت اسلامی پاکستان کے مینجر رہے۔ وہاں سے فارغ ہو کر بلال ٹنریز اور سروس انڈسٹریز گجرات میں بطور اکاؤنٹنٹ ملازمت کرتے رہے۔ اس دوران میں جماعتِ اسلامی شہر گجرات کی امارت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے اور عربی کتب کے اردو ترجمہ کا کام بھی کرتے رہے۔ سید قطب شہید کی کتاب "مشاہد القیامۃ فی القرآن" کا ترجمہ "مناظرِ قیامت۔ قرآن کی زبان میں" ان کا شاہکار ترجمہ ہے۔ ڈاکٹر سید عبداللہ مرحوم نے اس کا مقدمہ تحریر فرماتے ہوئے لکھا:

> "محترم نصراللہ خاں کہ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْهِ کے مصداق اپنے بزرگوں کی وراثتوں کے امین ہیں۔ خاندانی روایت کو سنبھالے ہوئے ہیں، چنانچہ "مشاہد القیامۃ فی القرآن" کا یہ ترجمہ (مناظرِ قیامت۔ قرآن کی زبان میں) اس کا بیّن ثبوت ہے۔

ایک مترجم کی سب سے بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ اُسے دو کشتیوں میں سوار ہو کر دونوں زبانوں میں عمق اور تبحر حاصل کرنا پڑتا ہے۔ جو مترجم ان اوصاف کا حامل نہیں وہ ترجمے کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا۔

محمد نصر اللہ خان نے دو کشتیوں میں سوار ہو کر دونوں پر اپنی یکساں کامل گرفت کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ اس سے ترجمے میں توازن اور محکمی پیدا ہوتی ہے۔ کتاب کو پڑھیے ترجمے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اصل کا لطف حاصل ہوتا ہے۔ روانی، بے ساختگی، ادا اور بیان میں کسی جگہ رکاوٹ، جھول اور تردد محسوس نہیں ہوتا۔ میں نے زندگی میں بہت ترجمے دیکھے اور پڑھے ہیں، ایسا سہل اور معنی خیز ترجمہ بہت کم دیکھا ہے۔"

مرحوم کو عربی علوم سے بے پناہ محبت تھی۔ انہوں نے مدرسہ انڈسٹریز سے فراغت حاصل کر لی اور گجرات شہر میں جامعہ عربیہ احیاء العلوم کی بنیاد رکھی۔ بعد ازاں اس درس گاہ کے لیے صوفی مہدی حسنؒ نے ایک قطعۂ اراضی موازی ۴ کنال بمقام کٹھالہ جی ٹی روڈ کے کنارے عطا کیا۔ جہاں جامعہ کی موجودہ عمارت قائم ہے۔ مرحوم اس جامعہ کے مہتمم تھے اور یہ ان کے اعمالِ حسنہ کی یادگار ہے۔

خازن مرحوم جس زمانہ میں لاہور میں تھے اس دوران میں وہ ملک نصر اللہ خان عزیز کے ہمراہ روزنامہ "تسنیم" اور "ایشیا" کے نائب مدیر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ آپ اُردو، عربی اور فارسی کے انشا پرداز تھے۔ عربی کے شاعر بھی تھے اور خازن تخلص کرتے تھے۔ اُنھوں نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ مرحوم کا مرثیہ بھی عربی نظم میں تحریر کیا۔ جو ماہنامہ "سیارہ" میں چھپا۔ خازن مرحوم اپنے تدریسی فرائض آخری وقت تک سرانجام دیتے رہے اور کمزوریٔ صحت کے باوجود عربی کتابوں کے ترجمہ کا کام بھی کرتے رہے۔ درج ذیل کتابوں کے تراجم ان کی یادگار ہیں:

۱۔ مناظرِ قیامت (از سید قطب شہید)

۲۔ حکومتِ الٰہیہ (از علامہ خمینی)

۳۔ سیرتِ تابعین

۴۔ تسہیل المنطق (ترتیب)

مرحوم نہایت نیک نفس، خلیق و ملنسار اور متواضع و حلیم تھے۔ ان کی وفات سے جامعہ عربیہ احیاء العلوم کے لیے بہت بڑی کمی واقع ہوگئی ہے۔ لیکن ؎

اکنوں چہ تواں کرد کہ تقدیر چنیں بود

مرحوم کی وفاتِ حسرت آیات مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۸۶ء کو ۶ بجے صبح کے وقت ہوئی۔ اہالیانِ گجرات نے اس سانحہ کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور مقامی لوگوں کی کثیر تعداد نمازِ جنازہ میں شریک ہوئی۔ علاوہ ازیں ضلع کے دیگر مقامات سے بھی رفقاء اور جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے سٹاف کے ارکان بھی پہنچ گئے۔ نمازِ جنازہ مولانا فتح محمد صاحب امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب نے پڑھائی اور عصر کے وقت اس مجموعۂ خوبی کے جسد خاکی کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

فرمان خداوندی ہے:

"اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا۔ اسی میں ہم تمہیں واپس لے جائیں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے"۔ (طٰہٰ - ۲۰)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی لغزشوں سے درگذر فرمائے۔ انہیں اپنے خصوصی فضل و کرم سے نوازے اور اپنی نعمتوں بھری جنت میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے صاحبزادگان، محمد ظفر اللہ خان ایم اے، محمد شکر اللہ خاں اور محمد نعیم اللہ خاں کو اپنے باپ دادا کے علم و فضل کا وارث بنائے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد